انسٹی ٹیوٹ نے مسیحی - مسلم رابطہ فورم بھی قائم کر رکھا ہے جو گزشتہ گیارہ سالوں سے قائم ہونے کے باوجود ابھی تک اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ مگر اس کا ایک حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ ہمارے لیے اس تنظیم کا وجود مسیحی - مسلم رابطہ کے فروغ کی بنیادی کڑی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے ہم وقتاً فوقتاً مل بیٹھ کر دُعا، باہمی رفاقت و شراکت اور تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ اور ملک و قوم کے حالاتِ حاضرہ کے موضوعات پر باہمی گفتگو سے ایک دوسرے کے خیالات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ نیز دونوں مذاہب میں مشترک اقدار ہمیں ایک دوسرے کے قریب کرتی اور باہمی تعاون سے ملکی ترقی کے لیے کام کرنے کا حوصلہ دیتی ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کا کئی غیر سرکاری انسانی بہبود کی تنظیموں سے بھی رابطہ ہے۔ مثلاً ایمنسٹی انٹر نیشنل اور پاکستان انسانی حقوق کے کمیشن وغیرہ۔ ان کے مختلف اجلاس اور تربیتی کورس سال میں کئی بار یہاں ہوتے ہیں۔ خواتین سٹاف کا خواتین کی مختلف تنظیموں مثلاً پلائیڈ سوشل ریسرچ کی تنظیم، زنا بالجبر کے خلاف خواتین کی تحریک اور اکسفیم سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ ان تنظیموں کے تعاون سے پروگرام پیش بھی کیے جاتے ہیں اور انہیں یہاں پروگرام کرنے کی سہولیات بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

حال ہی میں پورے ملک سے ۲۵ مسلم ٹریڈ یونین کارکن پانچ ہفتوں کے تربیتی کورس کے لیے یہاں تھے۔ جو محنت کشوں کے قوانین اور تنظیموں سے متعلق تھا۔ جسے پاکستان کے ادارہ "مزدوروں کی تعلیم اور تحقیق" نے ترتیب دیا تھا۔ سٹاف کی ایک رکن تیسری دنیا کے تھیولوجین کی اقوامی نوی تنظیم سے منسلک ہیں اور اس سے متعلقہ پروگراموں کے فروغ کی ذمہ دار ہیں۔

پاکستان میں بہت سے گروپ اور تنظیمیں انسٹی ٹیوٹ کو اپنے کئی پروگراموں، میٹنگوں اور ورکشاپوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں پاکستان مسیحی ہسپتال کی تنظیم، میجر ریلجس سپیریئرز اور کیتھولک بشپ کانفرنس کا قومی کمیشن، ادارہ امن و انصاف، بُنیادی انسانی حقوق [کی] کئی اور ترقیاتی تنظیمیں شامل ہیں۔"

اقلیتی اُمور و مسائل کی فہرست وزیراعظم کو پیش کر دی گئی۔

کرسچن سٹڈی سنٹر راولپنڈی کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر سید چارلس مجد علی اور پاکستان کرسچن نیشنل پارٹی کے جنرل سیکرٹری جوزف فرانسس نے بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان کے ساتھ بدھ ۳ مئی کو وزیراعظم ہاؤس میں ایک خصوصی ملاقات کی اور اُنہیں اقلیتی اُمور خصوصاً مسیحی مسائل کے سلسلے میں بریفنگ دی جن میں ۲۲ سال قبل قومیائے گئے تعلیمی اداروں کی واپسی، سینیٹ میں اقلیتی نمائندوں

کی نشستیں، اقلیّتی کمیشن کی تشکیلِ نو اور ضلعی اقلیّتی کمیٹیوں کی ازسرِ نو تشکیل، بیرونِ ملک سیاسی وفود اور ثقافتی وفود میں اقلیّتوں کی نمائندگی، جداگانہ طریقِ انتخاب کی تنسیخ اور مخلوط انتخابات کی بحالی، ۲۹۵-سی کے ناجائز استعمال سے تحفظ اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں اقلیّتوں کی نمائندگی ایسے اُمور شامل ہیں۔ اِن مسائل کے سلسلہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان میں سے اکثر مسائل کے حل کے لیے فوری عمل درآمد کی یقین دہانی کرائی اور آئینی اُمور کے سلسلے میں کابینہ اور پارلیمنٹ کے ذریعے تبدیلی کا وعدہ کیا۔(پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۱۶ تا ۳۰ مئی ۱۹۹۵ء)

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف اقلیّتیں برادرانِ وطن کی اہم آواز ہیں۔

"میں جماعت اسلامی کی اس بات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ اِس نے ایک بہت بڑے اور اہم موضوع پر اپنی رائے دینے کے لیے دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی یہاں مدعو کیا اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جن کو آپ نے بلایا یہاں آ بھی گئے۔

میں سانحہ چرار شریف کی پُرزور مذمّت کرتے ہوئے آپ کو یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے برصغیر پاک و ہند کی تہذیب میں بہت ساری اقدار مشترک ہیں جن میں بزرگوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور دوسرے تمام مذاہب کا احترام جیسی چیزیں شامل ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ دُنیا بھر میں یہ سال رواداری کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اِس حوالے سے میں اِس واقعہ کو دوہری گھناؤنی اور گھٹیا حرکت قرار دوں گا۔

صرف اقلیّتیں ہی نہیں پوری دُنیا اس ظالمانہ کارروائی کی مذمت کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِس طرح ہمارے سیاسی مسائل حل ہونے کے بجائے بڑھتے ہیں۔ ہمارے ہاں ساؤتھ ایشیا کی سطح پر سیاسی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے جب ایک تنظیم "سارک" ہے تو وہاں اِس مسئلے کا سیاسی حل کیوں نہیں تلاش کیا جاتا۔"

یہ بات "جفاکش" کے چیف ایڈیٹر فادر آرنلڈ ہیریڈیا نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہی جس کا اہتمام جماعت اسلامی نے کیا تھا۔

اقلیّتوں کے نمائندوں نے اس سیمینار میں متفقہ قرارداد کے ذریعے قابض بھارتی افواج کے ہاتھوں درگاہ حضرت نورالدین ولی اور ملحقہ مسجد کو نذرِ آتش کیے جانے کی شدّید مذمّت کی نمائندوں نے